© rasailojaraid.com

آزاد مسلم ملک بھی سازشوں کا شکار ہو کر امریکی اور مغربی غلامی کے دبیز پردوں میں چھپنے چلا جا رہا ہے۔

امریکہ اور نیٹو نے قدرتی وسائل سے مالا مال اور نہایت ہی پُرامن مسلم ملک میں مضبوط خانہ جنگی کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اب معلوم نہیں کتنے برس لیبیائی مسلمان اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خلاف لڑتے مرتے رہیں گے۔ اور آخر میں جب سارا لیبیا تباہ و برباد ہو جائے گا تو امریکہ اور نیٹو اس کے قدرتی وسائل پر ہمیشہ کیلئے قبضہ جما لیں گے اور یوں ایک برادر اسلامی ملک جو اب تک امریکہ اور مغرب کی پالیسیوں کا مخالف اور اس کے مفادات کا غلام نہیں بنا تھا اب مستقبل قریب میں امریکی استعمار کے دسترس میں ہمیشہ کے لئے چلا جائے گا اور براعظم افریقہ میں امریکہ اور مغرب کھل کر مستقبل کی پلاننگ کر سکیں گے۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

شرمندہ شرمندہ تصویر وطن۔ قاتل ریمنڈ ڈیوس کی رہائی

گزشتہ ماہ پاکستانی قوم کو ایک اور سقوط پاکستان کی مانند ایک صدمے سے گزرنا پڑا۔ امریکی جاسوس اور پاکستانیوں کے قاتل ریمنڈ ڈیوس کو جس بھونڈے اور غیر قانونی طور سے رہائی دلائی گئی اس سے پاکستانیوں کی بچی کھچی عزت و حمیت کا جنازہ اپنے ہی حکمرانوں نے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نکال دیا۔ قدرت نے پاکستانیوں کو ایک ایسا سنہری موقع فراہم کر دیا تھا کہ وہ اس موقع پر مظلوم ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو رہا کرا سکتے تھے‘ ڈرون حملے بند کرا سکتے تھے‘ دہشتگردی کے نام پر بنے اتحاد سے باہر نکل سکتے تھے اور سب سے بڑھ کر امریکی غلامی کی زنجیریں توڑ سکتے تھے لیکن افسوس صد افسوس کہ حکمرانوں نے حسب سابق‘ حسب روایات اور حسب منشاء ایک بار پھر ملک و ملت کو ڈالروں کے عوض فروخت کر دیا۔

ع قومے فروختند و چہ ارزاں فروختند امریکیوں کیلئے پرویز مشرف‘ زرداری اور نواز شریف و اسفندیار اور الطاف حسین اور پاکستانی فوج و بیوروکریٹس تو پہلے ہی سے خدمات بجالاتے تھے لیکن اب نام نہاد آزاد عدلیہ بھی اس حمام میں سب کے ساتھ مل کر ننگی ہو گئی ہے۔ بعض عدالتوں نے اس معاملہ میں جس قسم کا شرمناک کردار ادا کیا ہے اس سے پاکستانیوں کو اور زیادہ ٹھیس پہنچی ہے۔ ’’آفرین‘‘ ہے محسن کش امریکیوں پر جنہوں نے ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے دوسرے دن ہی پچاس کے لگ بھگ بے گناہ پاکستانیوں کو ڈرون حملے کے نتیجے میں شہید کر دیا اور پاکستانی حکمرانوں کو رہائی کا ’’تحفہ‘‘ اور ’’گارڈ آف آنر‘‘ پیش کیا۔ ترقی پذیر ممالک کے غلاموں کی زندگی‘ خودمختاری‘ ان کے دستور اور ان کے آئین مٹی کے ایسے گھروندے ہیں جنہیں امریکی ’’آقا‘‘ دن میں سو مرتبہ توڑتا ہے۔ کاش! اس بے غیرتی اور گیدڑ نما زندگی کے نقشہ ہستی کے قائم رہنے سے تو کہیں بہتر یہ تھا کہ پوری قوم ایک بڑے ایٹمی ڈرون حملے میں شہید ہو جاتی کہ یہ آئے روز کا گھٹ گھٹ کر اور بار بار مرنا اور کڑھنا اور غلامی تو ختم ہو جاتی۔

ب ہوئے ’’جی‘‘ کے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

اور کس طرف جاؤں کدھر دیکھوں کسے آواز دوں اے ہجوم نامرادی جی بہت گھبرائے ہے

© rasailojaraid.com